Click on http://www.paksociety.com for more

شکاری

مُنعم اصغر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

Click on http://www.paksociety.com for more

شکاری

منعم اصغر

مرد اگر بگڑ جائے تو بے لگام گھوڑا بن جاتا ہے۔ دین ہو یا خاندانی شرافت و نجابت وہ گناہوں کے صحرا میں دوڑتے ہوئے کسی کو خاطر میں نہیں لاتا مگر جب وہ بگڑتا ہے تو......
ایک حسینہ کی سرگزشت' شیطان نے اس کا دامن آلودہ کر دیا تھا۔

باہر انتہائی تیز بارش ہو رہی تھی' وقفے وقفے سے گرجتی اور چمکتی بجلی یمنہ جیسے کمزور دل لوگوں کے دل ہولا رہی تھی۔ رات کے تین بج رہے تھے اور وہ ماں کے کمرے میں اس کے سرہانے بیٹھی بے بسی سے زار و قطار رو رہی تھی۔ اس وقت ماں کی حالت بھی زیادہ خراب ہو رہی تھی' وہ ہاتھ پاؤں مارتی' بمشکل سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی ان کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔

یمنہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس وقت آخر کیا کرے؟ باپ کو کھونے کے بعد وہ ماں کو ہرگز نہیں کھونا چاہتی تھی' بھری دنیا میں ایک ماں کے علاوہ اس کا تھا ہی کون؟

یمنہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی' اس کے پیدا ہوتے ہی باپ چل بسا' ماں نے محنت مزدوری کر کے اسے پڑھایا لکھایا اور اس قابل بنایا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکے۔ یمنہ خود جاب کے ساتھ ساتھ بچوں کو ٹیوشن بھی دیتی تھی جس سے وہ خوشحال زندگی گزار رہی تھیں۔

رات سونے سے پہلے اماں کی طبیعت خراب ہو رہی تھی وہ اماں کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہتی تھی مگر انہوں نے منع کر دیا اور اب وہ بے بسی سے ہونٹ کاٹتی آنسو بہا رہی تھی۔ اکیلی لڑکی اتنی رات کو کیا کر سکتی تھی۔

''یمنہ میری بچی...... میرا آخری ٹائم آ گیا ہے میں نہیں بچ پاؤں گی یمنہ! مجھے اپنی موت کا کوئی افسوس نہیں...... افسوس تو اس بات کا ہے کہ تمہیں اس ظالم دنیا میں اکیلے چھوڑ کر جا رہی ہوں مجھے معاف کرنا میری بچی!'' الفاظ نہیں تھے تیر تھے جو یمنہ کے دل میں اترتے چلے گئے وہ تڑپ کر رہ گئی۔

''نہیں اماں! آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔ میں...... میں خالہ زبیدہ کو فون کرتی ہوں وہ آ جائیں پھر اسپتال چلتے ہیں۔'' اچانک اسے خالہ زبیدہ یاد آئیں جو اماں کی سہیلی تھیں اور اکثر ان کے گھر آتی رہتی تھیں۔ یمنہ انہیں کال کرنے کے لیے دوسرے کمرے سے موبائل اٹھا لائی اور زبیدہ خالہ کو کال ملا کر ساری صورت حال بتائی۔

بارش اب تھم چکی تھی' آدھے گھنٹے بعد جب زبیدہ خالہ گھر پہنچی اماں اپنے خالق حقیقی سے جا ملی تھیں۔ یمنہ ساکت رہ گئی' اسے لگا جیسے وہ یکدم ٹھنڈی چھاؤں سے تپتی دھوپ میں ننگے سر آ کھڑی ہو۔

❁......❁......❁

''کیا بات ہے انا! کیوں پریشان ہو؟'' آثم اور انا اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھا رہے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

Downloaded From Paksociety.com

تھے جب آثم نے سنجیدگی سے پوچھا تھا کیونکہ انا خلافِ توقع آج چپ چپ اور کھوئی کھوئی سی لگ رہی تھی۔

''آثم مجھے ڈر سا لگنے لگا ہے اگر میرے ماں باپ کو پتا چل گیا تو وہ کیا سوچیں گے؟'' انا نے پریشانی کی وجہ بتائی۔ آثم ہلکا سا مسکرایا اور اسے ہوٹل کے روم میں لے آیا۔

''لو اب کسی کو پتا نہیں چلے گا۔'' آثم اس کے قریب آ گیا انا گھبرا گئی۔

''میرا مطلب...... آثم اگر کسی نے مجھے تم سے ملتے دیکھ لیا تو بہت بُرا ہوگا تم آخر رشتہ کیوں نہیں بھجتے؟'' انا نے گھبرا کر آثم کی توجہ بٹانی چاہی کیونکہ تنہائی میسر آتے ہی وہ صاف طور پر آثم کی آنکھوں میں شیطانیت ناچتی دیکھ رہا تھا۔

''وہ سب بھی ہو جائے گا جانِ آثم! تم فکر مت کرو۔'' وہ انا کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

''آثم پلیز...... مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔'' انا نے اسے ہلکا سا دھکا دے کر دور کیا اور دروازے کی طرف بڑھی مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتی آثم تیزی سے اس کے سامنے آ گیا تھا۔

''انا رکو نا اتنی بھی کیا جلدی؟'' وہ مکروہ ہنسی ہنسا' انا کانپ کر رہ گئی۔

''آثم جانے دو مجھے...... مجھے یہ سب بالکل پسند نہیں۔''

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

''پر مجھے تو بہت پسند ہے۔'' اس کے کہنے پر آثم بولا۔

''آثم میں ایسی نہیں ہوں اور یہ سب کر کے ہمارے پیار کی توہین مت کرو' مجھے اپنی نظروں میں مت گراؤ۔'' انا روہانسی ہوگئی مگر آثم پر کوئی اثر نہیں ہوا اس نے آگے بڑھ کر انا کو دبوچ لیا۔ انا پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔

''آثم تمہیں خدا کا واسطہ' تمہاری بہن بھی ہوگی اسی کا واسطہ۔'' انا چیختی' چلاتی رہی مگر آثم درندہ تھا وہ پہلے بھی کئی لڑکیوں کا شکار کر چکا تھا انا ابھی دیگر لڑکیوں کی طرح اس کا شکار بن گئی۔ وہ سب کے ساتھ یہی کرتا تھا پہلے پیار کا دعویٰ کرتا لڑکیوں کو اپنے شیشے میں اتار کر ان کی عزت کی چادر کو تار تار کرتا تھا اور ایسا کرنے کا اسے کوئی ملال بھی نہیں تھا۔

❁ ❁ ❁

یمنہ پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی تھی' دنیا یکدم خالی سی ہوگئی تھی جب اس بھری دنیا میں آپ سے آپ کا آخری سہارا بھی چھن جائے تب پتا چلتا ہے کہ وہ آپ کے لیے کیا تھا؟

یمنہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا' اماں کے جانے کے بعد وہ ٹوٹ کر رہ گئی تھی تاہم یمنہ ایک نیک و پرہیز گار لڑکی تھی۔ اللہ کی رضا میں راضی ہونے والی' وہ ماں کی وفات پر صبر کر کے اللہ کی رضا میں راضی ہوگئی تھی۔

رات صبح میں تبدیل ہو چکی تھی' بارش ہونے کے بعد آسمان صاف اور ہر چیز نکھری نکھری لگ رہی تھی۔ چہچہاتے پرندے معمول کے مطابق ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ سب کچھ ویسا ہی تھا مگر یمنہ کی دنیا بدل چکی تھی۔ صبح ہوتے ہی زبیدہ خالہ کا بیٹا تائب گھر آچکا تھا۔ یمنہ کے محلے میں کسی کے ساتھ تعلقات نہیں تھے' پورے محلے میں صرف حنا سے اس کی دوستی تھی' وہ بھی اس کے غم میں برابر کی شریک تھی۔ اعلان ہونے کے بعد محلے کی خواتین و حضرات جمع ہونا شروع ہو چکے تھے' اماں کو غسل دینے کے بعد اب اسے سپرد خاک کر دینے کے لیے اٹھایا جا رہا تھا اور یہ منظر دیکھ کر یمنہ کا ٹوٹ گیا وہ ماں سے لپٹ کر رونے لگی۔

❁ ❁ ❁

آثم جس کے ماں باپ نے اس کا نام عاصم رکھا تھا مگر وہ اپنا نام آثم لکھتا اور بتاتا تھا۔ انتہائی گھٹیا' کمینہ' مغرور' منہ پھٹ' بدتمیز اور بگڑا ہوا لڑکا تھا۔ اسکول کے دنوں سے ہی وہ ایسے بُرے بُرے کاموں میں ملوث ہو گیا تھا۔ ماں باپ' بہن بھائی کی وہ سنتا نہیں تھا ہمیشہ اپنی ہی من مانی کرتا۔

شروع شروع کے دنوں میں وہ چھوٹے موٹے بُرے کام کرتا تھا مگر اب وہ بہت بڑے گناہ کرنے لگا تھا۔ ہر وقت لڑکیوں کے چکر میں رہتا اور لڑکی نظر آتے ہی انہیں پھنسانے کی کوشش کرتا' اب تک وہ کئی لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکا تھا اور ان بدنصیب لڑکیوں میں انا بھی شامل تھی۔

ہوٹل سے نکلنے کے بعد آثم نے اسے سڑک پر چھوڑ دیا تھا' وہ مُردہ قدموں سے چلتی ہوئی بنا کچھ دیکھے سر پر دوپٹہ اور پیروں میں جوتی کی پروا کیے بنا آگے جا رہی تھی۔

وہ ابھی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ آثم کی تیز رفتاری سے آتی بائیک نے اسے ٹھوکر ماری تھی اور وہ اچھل کر سڑک پر جا گری۔ سامنے سے آتے ٹرک کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے خود ٹرک ڈرائیور نے بھی ٹرک کو کنٹرول کرنے کی پوری

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

Click on http://www.paksociety.com for more

کوشش کی مگر دیر ہوچکی تھی۔ ٹرک نے اسے کچل کر رکھ دیا' اب آثم اطمینان سے واپس بائیک پر بیٹھ کرزن سے آگے بڑھ گیا۔

❀......❀......❀

آج اماں کو مرے پانچ دن گزر گئے تھے' اس وقت گھر کے صحن میں زبیدہ خالہ اور تائب کے ساتھ حنا بھی آئی بیٹھی تھی۔ یمنہ سب کے لیے چائے لے کر وہیں چلی آئی اور سرو کرنے لگی۔

''یمنہ بیٹا کیا سوچا تم نے؟'' زبیدہ خالہ نے چائے کا کپ پکڑے ہوئے پوچھا تھا۔

''کس بارے میں؟'' حنا نے چونک کر پوچھا تو زبیدہ گویا ہوئیں۔ ''بیٹی تم تو جانتی ہو کہ خالدہ کے جانے کے بعد یمنہ بالکل اکیلی پڑ گئی ہے اس لیے میں اسے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہوں۔''

''پر میں یہ گھر نہیں چھوڑ سکتی' یہاں میری ماں کی یادیں وابستہ ہیں۔'' یمنہ کی آواز بھرا گئی۔

''پر یمنہ تم یہاں اکیلی نہیں رہ سکتیں' گھر میں کوئی مرد نہ ہو تو لڑکی کا اکیلے رہنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ تم چلو ہمارے ساتھ پلیز' بات کو سمجھو۔'' خاموش بیٹھے تائب نے پہلی بار زبان کھولی تھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

''جی میں کچھ سامان لے آؤں۔'' اس کی بات پر سب نے سر ہلایا تو وہ اندر چلی گئی' واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا بیگ تھا' بیگ رکھ کر وہ حنا سے گلے ملنے کے لیے اس کی طرف بڑھی اور اس کے گلے لگ گئی۔

''آتی رہنا یمنہ! میں تمہارے بغیر بہت اداس رہوں گی' کبھی سوچا نہ تھا کہ......'' حنا آبدیدہ سی ہوگئی خود یمنہ کی آنکھوں سے اشک ٹوٹ کر منہ پر اوڑھے حجاب میں جذب ہوگئے۔ وہ گھر پر ایک

AANCHALPK.COM
تازہ شمارہ شائع ہوگیا ہے
آج ہی قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں
ماہنامہ آنچل کراچی
ملک کی مشہور معروف قلمکاروں کے سلسلے وار ناول' ناولٹ اور افسانوں سے آراستہ ایک مکمل جریدہ گھر بھر کی دلچسپی صرف ایک ہی رسالے میں ہے جو آپ کی آسودگی کا باعث ہوسکتا ہے اور وہ ہے صرف آنچل۔ آج ہی اپنی کاپی بک کرالیں۔
ٹوٹا ہوا تارا
امید وصل اور محبت پر کامل یقین رکھنے والوں کی ایک دل نشیں پرخوشبو کہانی سمیرا شریف طور کی زبانی
شب ہجر کی پہلی بارش
محبت و جذبات کی خوشبو میں بسی ایک دلکش داستان نازیہ کنول نازی کی دلفریب کہانی
موم کی محبت
پیار و محبت اور نازک جذبوں سے گندھی معروف مصنفہ راحت وفا کی ایک دلکش و دل ربا نایاب تحریر
AANCHALNOVEL.COM
پرچہ نہ ملنے کی صورت میں رجوع کریں (021-35620771/2)

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

الوداعی نظر ڈال کر زبیدہ خالہ کے ساتھ ہولی۔

بے شک زبیدہ خالہ کا گھر اس کے لیے نئی جگہ نیا ماحول تھا مگر اسے وہاں ایڈجسٹ ہونے میں ذرا بھی وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ خالہ زبیدہ اور اسلم انکل اس سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ اسلم انکل اور زبیدہ خالہ کی تین اولادیں تھیں' دو بیٹے اور ایک بیٹی۔ تائب اور ایمن سے تو وہ مل ہی چکی تھی مگر وہ ان کے دوسرے بیٹے کو ابھی نہیں ملی تھی۔ ایمن سے بھی اس کی پہلے ہی دن دوستی ہوگئی تھی' یمنہ نے آتے ہی پورا گھر سنبھال لیا۔

ابھی وہ مغرب کی نماز ادا کر کے اٹھی ہی تھی کہ دروازہ بج اٹھا' سب صحن میں ہی بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ دروازہ ایمن نے کھولا تھا' آنے والا خالہ کا دوسرا بیٹا ہی تھا وہ وہیں رک گئی۔

''ارے یمنہ آؤ نا بھائی سے ملو۔'' خالہ زبیدہ نے کہا تھا وہ جھجکتی ہوئی ان کی طرف بڑھ گئی۔

''یمنہ میرے بیٹے سے ملو یہ ہے عاصم! تمہارا چھوٹا بھائی۔'' خالہ بہت محبت سے بتارہی تھیں۔

''عاصم نہیں اماں آثم!'' آثم نے چڑ کر کہا اور سامنے کھڑی خوب صورت لڑکی کی طرف متوجہ ہوگیا۔

''جو بھی ہے چھوڑو! یہ یمنہ ہے اب سے ہمارے ساتھ رہے گی تم اسے ایمن کی طرح اپنی بہن ہی سمجھو۔'' خالہ نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو یمنہ نے اسے سلام کیا وہ مسکرا اٹھا۔

''کیسی ہیں یمنہ!'' وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تھا یمنہ نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جی بھائی اللہ کا شکر ہے۔'' آثم نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی' وہ بلاشبہ خوب صورت و حسین تھی اور شاید نماز پڑھ کر آئی تھی تبھی تو اس کا نورانی چہرہ اور بھی دمک رہا تھا اور جلد ہی ایمن اور تائب کے ساتھ اندر کمرے میں چلی گئی تھی۔ وہاں سب رات کا کھانا آٹھ بجے کھاتے تھے' کھانا کھانے کے بعد وہ برتن دھو کر نکلی تو عشا کی اذان ہو رہی تھی۔ کمرے میں شاید ایمن اور آثم ٹی وی دیکھ رہے تھے وہ اندر چلی آئی۔

''ایمن! آثم بھائی ٹی وی کی آواز کم کریں پلیز اذان کا وقت ہے۔'' یمنہ نے دونوں کو ٹوکا۔

''تو کیا ہوا یمنہ! روز ہوتی ہے۔'' آثم نے بے پروائی سے جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔

''آثم بھائی!'' یمنہ دل و جان سے کانپ کر رہ گئی۔ ''یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟''

''سوری یمنہ! یہ لو۔'' ایمن نے ریموٹ سے ٹی وی کی آواز بند کی اور اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

''آپ بھی آؤ نا؟'' یمنہ نے وہیں کھڑے ہوئے جواب دیا۔ ''میں ٹی وی نہیں دیکھتی ویسے بھی نماز کا وقت ہے تائب بھائی مسجد گئے ہیں' میں بھی نماز ادا کرنے جارہی ہوں' آپ لوگ بھی نماز پڑھیں۔'' یمنہ نے کہا تو وہ دونوں خاموشی سے ٹی وی دیکھتے رہے یمنہ تاسف سے سر ہلاتی نماز پڑھنے چل دی۔

آسمان پر سفید بادل چھائے ہوئے تھے جس سے آسمان کا اپنا نیلا کلر سفید بادلوں میں دب گیا تھا' ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا موسم کو مزید خوشگوار بنارہی تھی۔ سب لوگ اس وقت صحن میں بیٹھے موسم انجوائے کر رہے تھے جب آثم اس کے قریب آبیٹھا۔

''اے کیا پڑھ رہی ہو؟'' اس نے یمنہ کے ملتے لب دیکھ لیے تھے۔ ''گانا گارہی ہو کیا؟ بڑی چھپی رستم نکلی سناؤ مجھے۔''

''نہیں میں گانے نہیں گاتی' میں درود شریف

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

Click on http://www.paksociety.com for more

پڑھ رہی ہوں۔" یمنہ نے اطمینان سے جواب دیا وہ سناٹے میں رہ گیا۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ تم نے اپنی زندگی مطلب مستقبل کے کیا منصوبے بنائے ہیں؟" آثم نے کوفت سے موضوع بدلا۔

"ہاں بتاؤ نا؟" تائب اور ایمن بھی وہیں چلے آئے تائب نے بولنا شروع کیا۔

"میں نے منصوبے بنائے ہوئے ہیں، سب سے پہلے اپنی پڑھائی مکمل کروں گا پھر اچھی سی جاب، جب اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں گا تو ایمن اور آثم کی شادی کروں گا پھر اپنی شادی کر کے ماں باپ کے ساتھ ایک پُرسکون زندگی گزاروں گا۔" تائب جیسے بہت ہی پُرجوش تھا۔

"میں پہلے ہی منصوبے بنانا حماقت سمجھتی ہوں کیونکہ زندگی ہمیں کبھی بھی ہمارے منصوبوں کے مطابق جینے کی اجازت نہیں دیتی۔ ہمارے علاوہ ایک اور بھی ہے جو ہمارے لیے منصوبے بنا رہا ہوتا ہے جس کے آگے سب کے پلان دھول چاٹتے رہ جاتے ہیں۔" یمنہ نے بات مکمل کی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ پیچھے تائب سن سا بیٹھا رہ گیا، کتنی گہری بات کر گئی تھی وہ مغموم سی بھولی بھالی لڑکی جو کچھ ہی دنوں میں اس کے دل کے بے حد قریب ہو گئی تھی۔

❀ ❀ ❀

آثم آج کل بہت ہی بے چین ہو رہا تھا، انا والے معاملے کی پولیس پوری تحقیقات کر رہی تھی، اس لیے وہ محتاط ہو گیا تھا مگر اب اس کی نظر معصوم سی یمنہ پر تھی۔

وہ آج کل بہانے بہانے سے اسے گلے لگانے کو دوڑتا، چھوٹی سی تعریف پر اس کے ہاتھ چوم لیتا۔ ہر وقت اس کے پیچھے آنکھوں میں محبت

نیا سال

خدا کرے یہ پچھلے سال سے بہتر ہو
ہم سب کو خوشیاں دے اور بلاؤں سے دور رکھے
خدا کرے ہمارے حالات بدلیں، ہمیں مشکلات سے نجات ملے
بجلی کی گیس کی لوڈشیڈنگ سے نجات ملے
بھوک، افلاس، مہنگائی اور بیماری سے رہائی ملے
خدا کرے ہماری حکومتوں اور حکمرانوں کے فاصلے عوام سے کم ہوں
خدا کرے ہم جو چاند تک پہنچ گئے ہیں پڑوسی کے دل تک بھی پہنچ سکیں
خدا کرے حکمرانوں کو عام آدمی کے دکھ درد کا احساس ہو
خدا کرے دہشت گردی، لاقانونیت اور ظلم و زیادتی ہمارا پیچھا چھوڑ دیں
خدا کرے پاکستان کا نظام بدل جائے اور جبر و استحصال سے عام آدمی کو چھٹکارا مل جائے
خدا کرے ہمارے حکمران، ہمارے سیاستدان عوام کے لیے جھوٹ اور مکروہ فریب کے جال بنا چھوڑ دیں
خدا کرے ہماری عدالتوں سے انصاف سستا ملے اور جلد ملے
خدا کرے ہمارے تھانوں سے مظلوموں کو دھکے نہ ملیں
خدا کرے ہمارے دفتروں سے رشوت کی اور سفارش کی لعنتیں ختم ہو جائیں
قائداعظم نے کہا تھا جس پاکستان میں غریب کو روٹی، مظلوم کو انصاف اور محروم کو چھت نصیب نہ ہو وہ پاکستان نہیں چاہیے۔
خدا کرے ہمارا پاکستان قائداعظم کے خوابوں کی تعبیر بن جائے

ایم جے قریشی...... ڈی آئی خان

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

Click on http://www.paksociety.com for more

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

Click on http://www.paksociety.com for more

لیے پھرتا مگر یمنہ یہ سب نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

وہ معصوم سی عبادت گزار لڑکی تھی، ہر وقت نماز، قرآن، دین کی باتیں، درود، آیۃ الکرسی، چھوٹی موٹی سورتیں غرض جو کچھ اسے یاد ہوتا فارغ وقت یا کام کرتے ہوئے پڑھتی رہتی تھی۔

وہ اب اس گھر کو اپنا گھر اور ان لوگوں کو اپنا خاندان ماننے لگی تھی کبھی کبھار حنا بھی آ جاتی تھی یوں وہ اللہ کا شکر ادا کرتے کرتے نہ تھکتی تھی۔

وہ سمجھتی تھی کہ آثم اسے بہن سمجھتا ہے بہن کا درجہ دیتا ہے مگر ایسا نہیں تھا۔ آثم اسے بہن سمجھ نہیں سکتا تھا اسے اس وقت ایک منہ بولے بہن بھائی کا پاکیزہ رشتہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

جو لوگ نفس کے غلام ہوتے ہیں اور خود کو نفس کے حوالے کر دیتے ہیں وہ دراصل اپنی دنیا و آخرت تباہ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں مگر وہ دراصل خود کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل پر اللہ مہر لگا دیتا ہے جو پھر کچھ بھی دیکھنے سننے کے قابل نہیں رہتے۔

وہ یمنہ کی زندگی کی سب سے بھیانک رات تھی، ایمن سمیت سب لوگ گاؤں میں ایک شادی اٹینڈ کرنے گئے ہوئے تھے تاہم یمنہ نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔ آثم پہلے تو ان کے ساتھ چلا گیا مگر پھر یمنہ کے گھر میں اکیلے ٹھہرنے کا خیال اسے بے چین کر رہا تھا اسے لگا اس سے زیادہ اچھا موقع پھر کبھی نہیں ملے گا اس لیے وہ جلد ہی وہاں سے آ گیا۔

''ارے بھائی اتنی جلدی واپس آ گئے؟ باقی سب کہاں ہیں؟'' یمنہ نے حیرانی سے آثم سے پوچھا تھا۔

''ہاں بس تمہاری تنہائی کا خیال تھا۔'' آثم نے کمرے کی کنڈی لگا دی یمنہ الجھ گئی۔

''کیا مطلب ہے آپ کا؟'' یمنہ نے سنجیدگی سے پوچھا تو آثم کی شکل رونے والی ہو گئی۔

''یمنہ تم جانتی ہو تم میرے لیے کیا ہو، میں بہت بے چین ہوں مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے اگر میں نے تمہیں حاصل نہ کیا تو میرا جینا مشکل ہو جائے گا۔''

وہ یمنہ کی سماعتوں پر بم پھوڑ گیا تھا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایسا بھی کچھ ہو گا۔

''آثم اپنی بکواس بند کرو، بہن ہوں میں تمہاری مجھے ایسی ویسی لڑکی مت سمجھو۔ میں کوئی ایسا کام کر کے اپنی آخرت بگاڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی اور میں تمہیں بھائی سمجھتی ہوں۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔'' وہ یکدم دہاڑی تھی، آثم کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

''بکواس بند کرو، اتنے دن تجھے گھر میں رکھا کھلایا پلایا صرف اس لیے کہ تم یتیم لڑکی ہو۔'' آثم اب پرانا آثم بن چکا تھا یمنہ ششدر رہ گئی۔

''اور تم کون سی پارسا ہو میں اچھی طرح جانتا ہوں اس لیے سیدھے طریقے سے نا مانی تو الٹے طریقے بھی مجھے آتے ہیں۔'' آثم حقارت سے کہتے ہوئے بھوکے بھیڑیے کی طرح اس پر جھپٹا۔

''نہیں آثم...... تم ایسا نہیں کر سکتے، خدا کے قہر سے ڈرو۔ تم بہن بھائی کے پاکیزہ رشتے کی توہین نہیں کر سکتے۔'' یمنہ کو بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔

''ارے کون سا رشتہ اور کون سا خدا کا قہر...... میں پہلے ہی یہ سب کرتا رہا ہوں کوئی کچھ نہیں کر پایا اور پلیز خدا کو تو دور ہی رکھو۔'' آثم پر اس کی کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا وہ چلانے لگی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

غروب ہونا ہے تمہیں بھی

✦ کبھی کبھی انسان کسی اپنے کو دکھ دے کر سکون محسوس کرتا ہے ایسا وہ بدلے کی آگ میں کرتا ہے لیکن اس کا یہ عمل بعض اوقات دکھ سہنے والے کو اپنے پروردگار سے قریب تر کر دیتا ہے اور اسے جہنم سے قریب کرنے میں اس کے بدلے کا ہاتھ شامل ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بند کر لینے سے جس طرح دنیا کی رنگینیاں کہیں اوجھل سی ہو جاتی ہیں' بالکل اسی طرح مرنے کے بعد حساب اس دنیاوی اندھیرے سے بھی بدتر دکھائی دے گا۔ کل کی چاہ ہم انسانوں کے آج کو تو تاریکی کی طرف دھکیل ہی رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ سفر آخرت کے دیئے بھی بجھائی جا رہی ہے۔ دنیا کی رنگینیاں فریب ہیں' آخرت اور قبر کو روشن کرنے والے عمل کریں جن کا اجر مرنے کے بعد ملے گا۔

✦ سورج اپنے مقررہ وقت پر طلوع و غروب ہوتا ہے' انسان بھی اسی طرح ایک دن غروب کی جانب سفر کرتا ہے فرق صرف اتنا ہے سورج پھر سے اگلی صبح طلوع ہوتا ہے جب کہ انسان قیامت کے روز حاضر کیا جائے گا' سورج جو نظام کائنات میں اہم فریضہ سرانجام دیتا ہے غروب ہوتے وقت اس کا پیغام یہی ہوتا ہے ''غروب ہونا ہے تمہیں بھی ایک دن۔''

دل کی بات

منزل کی ترجیحات بدلتی رہتی ہیں۔ دراصل جو ہماری خواہش ہے ہم اسے منزل سمجھ لیتے ہیں۔ جب ہماری خواہشات پوری ہوتی رہتی ہیں' ہم مطمئن اور آسودہ رہتے ہیں اور جب خواہش ادھوری رہ جائے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ بہت سی چیزیں یا کام ایسے ہیں جو ہو رہے ہوتے ہیں اور ہمیں نظر نہیں آتے مثلاً جیسے وقت کا گزرنا۔ وقت گزرتا ہے' وقت گزرتا رہتا ہے' ہمیں بہت کچھ دیتا رہتا ہے' ہم سے بہت کچھ لیتا رہتا ہے اور وقت کے توسط سے ہی ماضی' حال اور مستقبل وجود میں آتے ہیں اور ماضی کبھی لوٹ کر نہیں آتا اور مستقبل کی کسی کو خبر نہیں۔

یوں حال ہی ہے' جس میں ہم رہ رہے ہوتے ہیں اور اگر ہمارا حال اچھا ہے تو ہمیں سب کچھ اچھا لگتا ہے' ہم اپنے ماضی کو یاد نہیں کرتے اور اگر حال اچھا نہیں تو ہم ماضی میں جھانکتے ہیں اور اپنے ماضی کو اپنے حال سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں جو کبھی ہو نہیں سکتا۔

ماضی اور مستقبل ہم ان سے دور ہوتے ہیں اور حال ہی ہماری دسترس میں ہوتا ہے یا ہم حال کی دسترس میں ہوتے ہیں۔

زبیر اختر ...... لاہور

''مجھے چھوڑو آثم ...... مجھے خدا کے سامنے شرمندہ مت کرو۔ میں کیا منہ دکھاؤں گی اپنے خدا کو' وجود غلیظ مت کرو۔ تمہاری بھی اپنی بہن ہے ڈرو اس وقت سے جب اس کے ساتھ ایسا ہو گا کیونکہ یہ تو طے ہے کہ جو کرو گے ویسا تمہارے ساتھ بھی ہو گا اس دن تمہارا کچھ نہیں بچے گا۔'' مگر آثم پر جب انا کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تو یمنہ کا کیا ہوتا وہ اسے اپنا شکار بنا چکا تھا۔

آثم یمنہ کو وہیں برہنہ چھوڑ باہر نکل گیا تاہم وہ کہنا نہیں بھلا تھا۔

''سنو...... خبردار جو زبان کھولی تو' گھر سے بے دخل تم ہی ہو گی۔'' مگر وہ پتھر کی ہو چکی تھی۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

اور وہی ہوا تھا جو آثم نے کہا تھا' رات کو آثم کے ساتھ سب گھر میں داخل ہوئے تو یمنہ کو اسی حالت میں پا کر سب کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ ثاقب دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتا چلا گیا' ایمن نے بھاگ کر یمنہ پر کمبل ڈالا زبیدہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

خالہ کو تو چکر سے آ رہے تھے۔
"میں پوچھتی ہوں یمنہ بچی یہ کس نے کیا؟" زبیدہ خانم نے آنسو روکتے ہوئے ہمت کر کے پوچھا۔
"آ...... ثم......" یمنہ نے مردہ لہجے میں کہا جہاں تاب ساکت رہ گیا وہیں آثم مشتعل ہوا۔
"ہائے...... میرا نام کیوں لے رہی ہو' ماں قسم لے لو میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں تو آپ کے پاس شادی میں تھا نا' اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ یہ کسی سے ملتی رہتی ہے' اب نام میرا لے رہی ہے۔ دیکھا اماں یہ صلہ دیا ہے اس نے ہماری محبتوں کا۔" آثم غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا' یمنہ نے حیران ہونا چھوڑ دیا تھا۔
"نہیں...... خالہ یہ جھوٹ بول رہا ہے' اسی نے یہ سب کیا ہے' اللہ اسے کبھی معاف نہیں کرے' اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو جیسا اس نے میرے ساتھ کیا۔" وہ روتے ہوئے صفائی دے رہی تھی خالہ نے ہاتھ اٹھایا۔
"بس بہت ہوا' ہم نے تمہیں گھر میں پناہ دی اور تم نے یہ کیا اوپر سے میرے معصوم بیٹے پر الزام لگایا' نکل جاؤ میرے گھر سے دفع ہو جاؤ......" یہ وہ خالہ نہیں تھیں جو یمنہ کی خالہ زبیدہ تھیں' یہ تو کوئی اور ہی تھیں شاید آثم کی ماں...... یمنہ نے نظریں اٹھا کر تائب کو دیکھا وہ نظریں چرا گیا۔
"ہاں ہاں یہ تو ہے ہی لائق کیسے ہر وقت مذہب کی باتیں کرتی رہتی ہے مگر اندر سے کیسی گھٹیا نکلی توبہ...... ہم نماز نہیں پڑھتے اللہ اللہ نہیں کرتے مگر تم سے کئی گنا بہتر ہیں۔" ایمن کے یہ الفاظ نہیں تھے کوئی چابک تھے جس سے یمنہ کی روح تک بلبلا اٹھی' اسے وہاں سے نکالا جا رہا تھا تائب کچھ نہیں بول پایا تھا اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے یمنہ نے کہا تو صرف اتنا۔
"آپ لوگوں کے مجھ پر اتنے احسان ہیں اس لیے بددعا نہیں دے سکتی مگر اتنا ضرور کہوں گی آثم کہ کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے۔ تم نے آج تک جتنی لڑکیوں کو برباد کیا ان کا حساب تمہیں دینا ہی پڑے گا۔" تم ایک ایسے شکاری ہو جو عورتوں کی عزت کا شکار کرتا ہے ایک دن تم خود شکار ہو گے تب تمہیں احساس ہوگا کہ شکار ہونا کیسا لگتا ہے۔" یمنہ نے کہا اور اسے دھکے دے کر باہر نکال دیا گیا' وہ ایک بار پھر گھر سے بے گھر ہو گئی تھی۔ وہ دوبارہ سے تپتی دھوپ میں آ کھڑی تھی جہاں دور تک کوئی سایہ نہیں تھا۔
وہ رات اس کی زندگی کی بھیانک ترین رات تھی' اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں ہے اور کہاں جا رہی ہے یا کہاں جائے۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہاں پر موجود ہر شخص کی نظریں اس کے وجود پر پڑ رہی ہیں' اس کا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔
بے مقصد ادھر اُدھر گھومنے کے بعد اسے دور سے کوئی آتا دکھائی دیا اور اس کے سامنے آ کر رک گیا۔ وہ کوئی اور نہیں تائب ہی تھا' اس نے یمنہ کو گاڑی میں بٹھایا اور اسے اس کے پرانے گھر لے آیا تھا۔ تائب خود بہت شرمندہ تھا وہ نہ یمنہ کی بات کو سچ ثابت کر پا رہا تھا نہ ہی آثم کو جھوٹا۔
اس دوران وہ روزانہ یمنہ سے ملنے آتا اور اس کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خیال رکھتا۔ اس سب میں حنا بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔ یمنہ کو ڈپریشن کے دورے پڑنے لگے تھے وہ اپنا ذہنی توازن کھونے جا رہی تھی تائب کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوتی تھی۔ وہ اس پیاری سی نیک دل

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

لڑکی کو ہرگز کھونا نہیں چاہتا تھا تقریباً تین ماہ بعد اس کی طبیعت سنبھلی تھی اور وہ اپنے حواسوں میں واپس آئی تھی۔

پورے تین ماہ بیت گئے تھے اس عرصے میں کسی نے پلٹ کر یمنہ کی خبر تک نہیں لی تھی اس رات وہ سب حسب معمول رات کا کھانا کھا رہے تھے جب آثم اچانک بولا تھا۔

"یمنہ کے ہاتھ کا کھانا تو بھولتا ہی نہیں مگر کسی کو کیا پتا کہ وہ کیسی ہے؟ خیر مجھے تو لگتا ہے اس نے خودکشی کرلی ہوگی۔" آثم کے یوں اچانک یمنہ کے ذکر پر سب چونک گئے۔

"نہیں آثم! اس نے خودکشی نہیں کی' وہ بہت اسٹرونگ ہے وہ کہتی ہے کہ حرام موت مر کر اپنے لیے جہنم کیوں خریدے' وہ کہتی ہے کہ وہ زندہ رہے گی اور خدا کے انصاف کا انتظار کرے گی۔"

تائب کہتا ہوا اندر چلا گیا جبکہ آثم کا نوالہ حلق میں ہی اٹک گیا بے اختیار وہ کھانسنے لگا۔

پھر خود بھی وہاں سے اٹھ گیا' ہر وقت اس کے دل کو دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں ایمن کے ساتھ بھی......؟ اور اس کے آگے سوچنا نہیں چاہتا تھا مگر شاید وہ بھول گیا تھا کہ اس جیسے اور بھی شکاری ہیں جو اس کی طرح عورتوں کے شکار میں رہتے ہیں۔

بہت دنوں سے محلے کا ایک آوارہ لڑکا ایمن پر نظریں رکھے ہوئے تھا اور اس سب میں ایمن کا بہت بڑا ہاتھ تھا وہ اپنی اداؤں سے خود ہی اسے دعوت دیتی تھی۔

جہاں بھائی ایسا تھا وہاں بہن سے اور توقع بھی کیا کی جاسکتی تھی وہ سب گمراہی کے راستے پر چل

باتیں دلوں سے کرو

زندگی لمحوں کا کھیل ہے اور لمحے گزرتے دیر ہی کتنی لگتی ہے۔ یہ بات آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ ایک مقررہ وقت پر ہم سب نے اس دنیا فانی کو چھوڑ جانا ہے پھر بھی ہم اس دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ ہمیں اپنے پرائے کا کوئی ہوش ہی نہیں آخر کیوں ہم اس فانی دنیا کے دیوانے ہورہے ہیں۔ آئیں اس بابرکت مہینے میں اس بات پر غور کریں ہمارے ارد گرد ایسے بہت سے لوگ ہوں گے جن کو شاید ہماری وجہ سے کوئی پریشانی ہو۔ آپ سب ایک لمحے کے لیے اس بات کو ضرور سوچیں محسوس کریں۔ آخر یہ زندگی ختم ہوجائے گی۔ ہم سب نے اپنے رب کریم کے ہاں جانا ہے ہمارا رب غفور و رحیم ہے۔ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم اور رحمت سے بخش دے گا۔ (انشاءاللہ) ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں ہمیں ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کردینا چاہیے۔ ہم اگر دوسروں کا خیال کریں گے تو کوئی ہمارا خیال کرے گا۔ امید ہے کہ آپ میری ان باتوں کو بے معنی نہیں جانیں گے۔ (میری کوئی بات اگر بری لگی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں)

کاشف نصیر گوبل...... منظور آبادلیہ

☆☆☆

کیوں

سادہ سا چار حرفی لفظ
مگر
کبھی اسے سمجھنے میں
کبھی اسے سمجھانے میں
زندگی گزر جاتی ہے

ریحانہ سعیدہ...... لاہور

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

کر گمراہ ہو رہے تھے۔ اللہ نے یمنہ کو شاید ان پر رحم وتر اس کھا کر انہیں راستہ دکھانے کے لیے بھیجا تھا مگر وہ تو اس قابل ہی نہ تھے۔

ایمن کا رشتہ آیا تھا اور آثم کی ضد پر ماں باپ نے ہامی بھرلی تھی' آثم کہیں نہ کہیں دل میں خوف لیے پھرتا تھا کہ ایمن کے ساتھ بھی ایسا ویسا نہ ہو۔

ایمن کا رشتہ طے ہوگیا اور شادی کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہوگئیں گھر والے شاپنگ کو چل دیئے' آثم کو خود کوئی کام تھا اس لیے وہ ایمن کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر تھوڑی دیر میں واپس آنے کا کہہ کر بائیک لے کر باہر نکل پڑا اور وہی شاید انصاف کا دن تھا۔

بلاول ایمن کو گھر میں اکیلا دیکھ کر اندر گھس آیا' مہنگے مہنگے تحفے تو وہ پہلے ہی اسے دیتا تھا مگر ایمن کو کیا پتا تھا آج اسے گھر میں داخل ہونے دینا کتنا مہنگا پڑے گا۔

کچھ دیر بعد آثم گھر لوٹا تو ایک قیامت اس کی منتظر تھی' گھر کے باہر کچھ لوگ جمع تھے آثم الجھتے ہوئے جونہی اندر داخل ہوا سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے سر پر ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے۔ ایمن زندہ لاش کی طرح صحن میں پڑی تھی ٹھیک ویسے جیسے برہنہ حالت میں یمنہ اور مری حالت میں انا...... اس کا دماغ گھوم گیا' آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

آج پتا چلا تھا اسے کہ جب اپنی ہی عزت سر عام بازار میں لٹ جائے تو کیسا لگتا ہے؟ جن جن پر یہ قیامت ٹوٹتی ہے تو وہ بولنا کیوں بھول جاتے ہیں' مسکرانا تو بہت دور کی بات ہے ایسے لوگ خودکشی کرکے حرام موت گلے لگانے پر کیوں مجبور ہوجاتے ہیں۔"

آج آثم وہیں کھڑے کھڑے فنا ہوگیا تھا اسے احساس ہورہا تھا کہ ان سب بہنوں کے بھائیوں پر کیا گزرتی ہوگی جو اُن حالات سے گزرے ہوں گے۔ غصے میں پاگل ہوکر وہ بھاگتا ہوا شہروز (اس کا دوست) کے پاس سے پسٹل لینا جارہا تھا وہ اپنی بہن کے قاتل کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا اس کے آگے اندھیرا سا چھارہا تھا۔ آگے پیچھے کچھ نظر نہیں آرہا تھا تبھی سڑک کراس کرتے وقت بس نے اسے ٹکر ماری اور وہ اڑتا ہوا سڑک کی دوسری جانب جا گرا تھا اور ہوش وحواس سے بے گانہ ہوچکا تھا۔

❁......❁......❁

وہ گرمیوں کی تپتی دوپہر تھی' آگ اگلتا سورج گویا سر پر آ کھڑا ہوا تھا' وہ پسینے میں شرابور نماز کا وضو کرنے جونہی باہر نکلی اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"اس وقت کون ہے؟" وہ سوچنے لگی بہت دن ہوگئے تھے تائب بھی نہیں آئے۔ ڈرتے ڈرتے اس نے دروازہ کھولا' وہاں تائب ہی کھڑا تھا۔ میلے کچیلے کپڑے' بغیر دھلا منہ' مٹی سے اٹے اور بکھرے بکھرے بال' چہرے پر مکمل سنجیدگی لیے وہ بے حد کمزور لگ رہا تھا۔ یمنہ دنگ رہ گئی یہ وہ تائب نہیں لگ رہا تھا جسے یمنہ جانتی تھی یہ وہ غائب نہیں تھا جو یمنہ کا تائب تھا۔

"اندر نہیں آنے دو گی؟" تائب نے بمشکل چہرے پر زخمی مسکراہٹ سجاتے ہوئے پوچھا۔

"آیئے نا۔" وہ خجل ہوکر رہ گئی۔ تائب یمنہ کا ہاتھ پکڑے اندر لے آیا وہ حیران سی ہوگئی۔

"یمنہ ......" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا یمنہ بوکھلا گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Click on http://www.paksociety.com for more

"کیا ہوا تائب! کیوں رو رہے ہیں؟" یمنہ نے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا۔

"یمنہ تمہاری آہیں ہمیں کھا گئیں...... تمہیں پتا ہے ان چند دنوں میں کیا کیا ہوا ہے؟ ایمن کے ساتھ پتا نہیں کیا ہوا اس دن ہمارے گھر آنے سے پہلے ہی وہ خودکشی کرچکی تھی اور...... اور جانتی ہو آثم نے ایک خطرناک حادثے میں اپنی دونوں ٹانگیں کھودیں' وہ اب چلنے پھرنے سے کیا بیٹھنے سے بھی قاصر ہوگیا ہے' کھانے پینے کا ہوش نہیں۔ امی ابو الگ سے ٹوٹ کر بکھر گئے ہیں انہیں تمام حقیقت کا پتا چل گیا ہے وہ اور آثم آخری بار تم سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔ ہمارا ہنستا بستا گھر اجڑ گیا ہے' تم ٹھیک کہتی تھیں اللہ بُرے لوگوں کے ساتھ بُرا ہی کرتا ہے۔" تائب بچوں کی طرح رو رہا تھا' یمنہ ساکت وجامد بیٹھی رہ گئی۔

"نہیں تائب! اللہ اپنے بندوں سے بے حد محبت کرتا ہے وہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔ یہ آثم کے مقدر میں تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو آثم کبھی اللہ کی طرف نہ لوٹتا' ہمیشہ بھٹکتا ہی رہتا۔ میں نے کسی کو بددعا نہیں دی بس اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑا اور اللہ ہمارے ساتھ وہی کرتا ہے جو ہمارے لیے بہتر ہے۔" یمنہ نے کہا اور دو آنسو اس کی پلکوں کے بند کو توڑتے ہوئے اس کے عارض پر چمکنے لگے۔

"یمنہ تم بہت اچھی ہو' شکر ہے اللہ کا کہ اس نے مجھے تمہارے جیسی لڑکی......" تائب نے اس کے ہاتھ پکڑ کر کہا تھا اور یمنہ کے اشک اب مسلسل بہنے لگے' اس کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں گویا اس ذات باری تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی ہوں۔

آنچل کی جانب سے ایک اور آنچل

ماہنامہ حجاب کراچی

شائع ہوگیا ہے

ملک کی مشہور معروف قلمکاروں کے سلسلے وار ناول، ناولٹ اور افسانوں سے آراستہ ایک مکمل جریدہ گھر بھر کی دلچسپی صرف ایک ہی رسالے میں موجود جو آپ کی آسودگی کا باعث بنے گا اور وہ صرف "**حجاب**" آج ہی ہاکر سے کہہ کر اپنی کاپی بک کرالیں۔

اس کے علاوہ

خوب صورت اشعار منتخب غزلوں
اور اقتباسات پر مبنی مستقل سلسلے

اور بہت کچھ آپ کی پسند اور آرا کے مطابق

Infoohijab@gmail.com
info@aanchal.com.pk

کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں
021-35620771/2
0300-8264242

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY